احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے.

جمعرات 2 نومبر 2000ء

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 2 نومبر 2000ء 5 شعبان 1421 ہجری- 2- نبوت 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 251

ابتلاء کے وقت کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو جب کوئی کٹھن امر درپیش ہوتا تو یہ دعا کرتے۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ابتلاء کی سختی سے اور بدبختی کی گرفت سے اور تقدیر کے شر سے اور دشمنوں کے اپنے خلاف خوش ہونے سے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من جهد البلاء)

گھٹیالیاں میں احمدیہ بیت الذکر میں ہونے والی دہشت گردی انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے

احمدی مخالفین کی طرف سے ایک عرصہ سے علی الاعلان احمدیوں کو دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ (ترجمان جماعت احمدیہ)

ربوہ (پ ر) گزشتہ روز سیالکوٹ کے نزدیکی گاؤں گھٹیالیاں کی احمدیہ بیت الذکر میں دہشت گردی کے واقعہ میں پانچ افراد ہلاک اور 6 زخمی ہوئے ترجمان جماعت احمدیہ ملک خالد مسعود صاحب نے اس کو انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایک عرصہ سے احمدی مخالف علماء سر عام جلسوں میں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کرتے ہیں اور اخباری بیانات کے ذریعے احمدیوں کو سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکیاں دی جارہی تھیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ مذہبی گروپوں کے ان جارحانہ رویوں کے باوجود حکومت کی طرف سے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ان کو ایسے اشتعال انگیز جلسوں کی کھلی چھٹی دی جاتی ہے جب کہ احمدیوں کے لئے پرامن تقریبات منعقد کرنے کی بھی اجازت نہیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ جس ملک کی ہائی کورٹ کے حاضر سروس جج اپنی تقاریر میں سر عام احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہوں وہاں اس طرح کے واقعات بعید از قیاس نہیں ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے 27-اگست 2000ء کو لاہور میں ہونے والی ختم نبوت کی ایک کانفرنس میں ہائی کورٹ کے ایک جج جسٹس نذیر اختر اور جسٹس منیر احمد مغل کی تقاریر کا حوالہ دیا۔ جس میں جسٹس نذیر اختر نے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "شان نبی میں گستاخی کرنے والی ہر زبان کاٹ دی جائے گی۔ اگر قانون موثر نہیں پا رہا تو لوگ غازی علم دین شہید کی قائم کردہ روایت کا تتبع کر کے ایسے لوگ جو مذہبی اختلاف رکھتے ہیں ان کی گردن زدنی خود کریں"

(روزنامہ ڈان لاہور و روزنامہ دن لاہور 28-اگست 2000ء)

نیز اسی ماہ ربوہ میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں مذہبی لیڈروں نے کہا کہ "حکومت قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکے ورنہ ہم خود طاقت سے روکیں گے۔"

(خبریں- آواز و دیگر اخبارات 13 14-اکتوبر 2000ء)

ایک اور بیان میں مجلس احرار اسلام کے رہنما عطاء المومن بخاری نے کہا "حکومت قادیانیوں کو لگام ڈالے ورنہ ختم نبوت کے پروانے خود ان کو نکیل ڈالیں گے۔

(روزنامہ جنگ 17-اکتوبر 2000ء)

انہوں نے بتایا کہ ایسے شر اور اشتعال انگیز بیانات کا نوٹس لیتے ہوئے سیالکوٹ میں ہونے والے حالیہ واقعہ کی تحقیقات کی جائے۔

نیز ترجمان جماعت احمدیہ نے اخبارات میں شائع ہونے والی یہ خبر کہ "یہ واقعہ سابقہ دشمنی کی بناء پر بھی ہو سکتا ہے" کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے بیانات سے اس مذہبی دہشت گردی کی تحقیقات کا رخ غلط طرف موڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ احمدیوں پر ایک عرصہ سے عقیدہ کی بنیاد پر مظالم ہو رہے ہیں اور نفرت کی فضاء پیدا کی جارہی ہے لیکن جماعت احمدیہ کا تو یہی عقیدہ ہے کہ مذہبی تشدد کسی طور پر بھی روا اور جائز نہیں۔ اور اس پر انتقام کا کوئی جواز نہیں یہ بات صرف عقیدہ کی حد تک نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جماعت نے سفاکی کے ہر مظاہرے پر صبر و رضا کا نمونہ پیش کیا اور حکومت پاکستان کے اب تک کے رویہ سے ہم مایوس ہیں کیونکہ نہ صرف مذہبی اشتعال انگیزی بڑھانے والوں کے خلاف حکومت نے کارروائی نہیں کی بلکہ آج تک کسی احمدی کے قاتل کو سزا نہیں دے سکی۔ اس لئے ہمارا مقدمہ صرف خدا کی عدالت میں ہے اور جو فیصلہ خدا صادر فرمائے گا ہم اس کے منتظر ہیں۔

سانحہ گھٹیالیاں کے مرحومین کو سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے پڑھائی

سانحہ گھٹیالیاں کے پانچ مرحومین کی نماز جنازہ مورخہ 31-اکتوبر 2000ء کو گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول گھٹیالیاں کی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے جنازہ پڑھایا۔ احمدی احباب کی ایک بہت بڑی تعداد نے جن کی تعداد تین ہزار سے متجاوز تھی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اطراف کے اضلاع سیالکوٹ، نارووال، لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور گجرات وغیرہ سے احباب جماعت کے وفود نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد پانچوں راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کو گھٹیالیاں کے احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کے لئے مرکز سے جو وفد گیا اس میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، محترم مولانا راجہ نصیر احمد صاحب، محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں صاحب، محترم منیر احمد بسمل چٹھہ صاحب اور محترم شاہد احمد سعدی صاحب شامل تھے۔

جنازہ اور تدفین کے بعد مرکزی وفد کے بعض ارکان لاہور گئے اور میو ہسپتال میں جا کر زخمی احباب کی عیادت کی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ تمام زخمیوں کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ احباب کرام سے تمام زخمی احباب کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ پانچوں راہ خدا میں جان دینے والوں کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

عرفان حدیث نمبر 55

مشکلات سے نکلنے کی راہ

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر تمام لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو وہ سب کیلئے کافی ہو جائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسی آیت ہے۔ فرمایا۔

جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے مخرج (یعنی مشکلات سے باہر آنے کا رستہ) نکال دے گا۔ (سورۃ الطلاق آیت 3)

(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الورع حدیث نمبر 4209)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

سنن دارمی کتاب الرقاق باب فی تقویٰ اللہ سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں، ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو جانتے تھے مگر تحریص کی خاطر، ایک دل میں تحریک پیدا کرنے اور حرکت پیدا کرنے کا ایک انداز بیان ہے۔ انسان توجہ سے سنے کہ ہاں دیکھیں وہ کون سی آیت نکلتی ہے۔ وہ آیت تھی (۔) جو بھی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے مخرج نکالے گا۔ مصیبتوں سے نکلنے اور مشکلات سے باہر آنے کا رستہ پیدا کردے گا۔

اس آیت کریمہ کی طرف اس حدیث سے پہلے ان معنوں میں میری نظر نہیں تھی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شان سے اس آیت کو ابھار کے پیش کیا ہے اس سے سمجھ آتی ہے کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ جتنے بھی لوگ مصیبتوں میں مبتلا ہوں، بیماریاں ہوں، یا کئی قسم کی چٹیوں نے ان کو گھیر رکھا ہو، مقدمات پھنسے ہوئے ہوں، خطرات میں گھیرے گئے ہوں، ہر قسم کی مصیبتوں سے انسان نکلنے کی خواہش رکھتا ہے اور ہر ایسی خواہش کے وقت دنیا کا سہارا اس کے سامنے آتا ہے۔ دنیا میں کوئی نہ کوئی ایسا انسان یا کوئی نہ کوئی ایسا جبتھہ ہوتا ہے جو ان مشکلات اور مصیبتوں سے نکلنے میں اس کی مدد کرسکتا ہے اور ہمیشہ پہلے ان کا خیال آیا کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کو اس موقع کے لئے پیش فرمایا ہے کہ ہر ایسے وقت میں جب تم مصیبتوں سے آزمائے جاؤ یا تمہارے دل کی تمنائیں اور خواہشات کے پورا ہونے کے لئے تمہیں بعض دنیا کے بڑے بڑے آدمی دکھائی دے رہے ہوں اگر ان کو بالکل نظرانداز کردو اور کلیتۃً خدا پر انحصار فرماؤ تو یاد رکھو کہ اللہ اس قابل ہے یا طاقت رکھتا ہے کہ تمہیں ہر ایسی مشکل سے نجات بخشے۔ پس اس سے بڑا گر اور کیا ہو سکتا ہے جو ہمیں سکھا دیا گیا۔

ہر مصیبت، ہر ضرورت، ہر خواہش کو جو نیک خواہش ہو پورا کرنے کے لئے اس آیت کے مضمون کو پیش نظر رکھیں۔ ایسے وقت میں جبکہ تقویٰ آزمایا جاتا ہے اس وقت ثابت رہیں، اس وقت تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایسے شخص یا ایسی قوم کی حالت بدل دیا کرتا ہے۔ پس احمدی افراد ہوں یا بحیثیت جماعت کل جماعت احمدیہ ہو ہر ایک کو میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں ترقی کا یہ گُر بتاتا ہوں۔ اپنی تجارتوں میں، اپنی ضرورتوں میں ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں، آپ یقین رکھیں ایک ذرہ بھی اس میں تزلزل نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کا ہاتھ تھام لے گا اور آپ کو پہلے سے بڑھ کر عظیم الشان ترقیات عطا فرمائے گا۔

ایک اور حدیث مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 266 مطبوعہ بیروت سے لی گئی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے، اب کسے یہ بات پسند نہیں کہ اس کی عمر دراز کی جائے سوائے ان مصیبت زدہ لوگوں کے جو بعض دفعہ موت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ ان کی حالت پر بھی رحم فرمائے۔ یہ عمومی نصیحت ہے کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے، اس کے رزق میں فراخی پیدا کی جائے اور اس سے اذیت ناک موت دور کی جائے تو اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنی رحمی تعلقات کو استوار کرے۔

رحمی تعلقات کے معاملے میں ابھی تک جماعت محتاج ہے کہ اسے بار بار نصیحت کی جائے، رحمی تعلقات میں رخنے کی بہت سی خبریں آتی رہتی ہیں اور میرے دل کو بہت زخم پہنچاتی ہیں۔ بار بار ہر نکاح کے موقع پر جن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے وہ رحمی تعلقات کی طرف آپ کو توجہ دلاتی ہیں مگر یہی وہ بات ہے جو آپ سب تو نہیں مگر بعض ایسے ہیں جو بھول جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں معاشرے میں بہت تکلیف پھیلتی ہے۔ پس رحمی تعلقات کی حفاظت کریں یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ کی شرط قرار دی ہے۔

(الفضل 11 جنوری 99ء)

رپورٹ حلقہ وار اجلاسات

واقفین نو ضلع مردان

○ مورخہ 15، 16 اور 18 اکتوبر 2000ء کو شام گنج شوگر مل کالونی اور بکٹ گنج ضلع مردان میں واقفین نو کے حلقہ وار اجلاسات منعقد ہوئے ان اجلاسات میں واقفین نو بچوں اور ان کے والدین نے شرکت کی۔ محترم شریف احمد صاحب اشرف مربی سلسلہ اور محترم ریاض الدین احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع مردان نے ان اجلاسات میں شرکت کی۔ محترم مربی صاحب نے والدین کو بچوں کی تربیت کے لئے دعائیں کرنے نمازیں پڑھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعض بچوں سے نصاب میں سے سوالات کئے گئے اور بچوں کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اجلاس کا اختتام دعا سے ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ زیارت مرکز وفد

واقفین نو از حلقہ 166 مراد ضلع بہاولنگر

○ حلقہ 166 مراد ضلع بہاولنگر سے ایک وفد جو کہ 31۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں اور 45 والدین پر مشتمل تھا، 21 اکتوبر 2000ء کو صبح 4 بجے زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ وفد کے قیام و طعام کا بندوبست دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ دوران قیام وفد نے بہشتی مقبرہ، بیت المبارک بیت الاقصیٰ، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، خلافت لائبریری اور نمائش صد سالہ جوبلی کی سیر کی وفد کی ملاقات نائب وکیل وقف نو اور محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر اصلاح و ارشاد مقامی سے کروائی گئی۔ 22۔ اکتوبر کی شام تقریباً 7 بجے وفد واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ ہفتہ شجرکاری

واقفین نو حلقہ دارالفتوح

○ مورخہ 9۔ ستمبر 2000ء کو نصاب کلاس میں مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو محلہ نے بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد پڑھ کر سنایا کہ "اپنے گھروں میں 3 پھل دار پودے ایک کینو۔ ایک امرود۔ تیسرا اپنی مرضی سے) ضرور لگائیں۔ سیکرٹری صاحب نے بچوں کو شجرکاری کے طریق کار سے بھی آگاہ کیا۔

چنانچہ 16۔ ستمبر کو بچوں نے جو رپورٹ دی وہ بڑی خوشکن تھی کہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق بچوں نے اپنے والدین کی مدد سے گھروں میں پھلدار اور پھولدار درخت لگائے۔ تقریباً 44 بچوں نے 18 امرود 15 کینو 8 آم کے پھلدار اور اس کے علاوہ سفیدہ۔ موتیا۔ سکھ چین اور بکائن کے پودے بھی لگائے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

عبدالمالک صاحب لاہور

حضرت چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب کی زندگی کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب جب روپڑ میں سرکاری نوکری پر متعین ہو کر آئے تو آپ کے بارے میں یہ پتہ چلا کہ آپ بڑے مخلص احمدی ہیں۔ چنانچہ ایک ہوشیار غیر احمدی نوجوان نے آپ کے ساتھ چالاکی کر کے نوکری حاصل کرنا چاہی اس کا طریق اس نے یہ کیا کہ کسی احمدی سے الفضل اخبار مانگ لیا اور اس کو اپنی سامنے والی جیب میں اس طرح ڈال لیا کہ الفضل کا لفظ سامنے نظر آئے۔ اس کا مقصد تھا کہ میری جیب میں الفضل اخبار دیکھ کر چوہدری عبداللہ خان صاحب مجھے احمدی سمجھیں گے اور میں اگر نوکری کا اہل نہ بھی ہوا تو مجھے نوکری مل جائے گی۔

چنانچہ وہ چوہدری عبداللہ خاں صاحب سے ملنے گیا اور ملازمت کی درخواست پیش کر دی۔ چوہدری صاحب اس سے گفتگو کرتے رہے۔ باتوں باتوں میں چوہدری صاحب نے اس شخص کی جیب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ کیا ہے۔ وہ تو منتظر بیٹھا تھا فوراً جیب سے اخبار الفضل نکال کر دکھا دیا۔ اور کہا کہ میرا اخبار ہے حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب کی فراست نے چند لمحوں میں ہی بھانپ لیا کہ یہ شخص احمدی نہیں ہے۔ کیونکہ پتہ کی چٹ پر کسی اور احمدی کا نام تھا۔ آپ ساری صورت حال سمجھ کر نہایت شفقت اور حلیمی سے مسکرائے اور کہا۔

میاں صاحبزادے! آپ نے اخبار کا بوجھ اٹھانے کی ناحق تکلیف کی۔ اس کے بغیر بھی آپ آتے' آسامی خالی ہوتی اور آپ اس کے قابل ہوتے تب بھی میں آپ کی مدد کرتا۔ خیر اب بھی آپ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ناامید نہ ہوں اور کل صبح سے فلاں جگہ ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ مگر اب اس اخبار کو لانے کی ضرورت نہیں جس سے آپ نے لیا تھا اس کو واپس کر دیں۔

اس پر وہ شخص بہت شرمندہ ہوا۔ اپنی غلطی کا اقرار کیا۔ اور ہمیشہ ہی حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب کی تعریفوں کے گن گاتا رہا۔

دراصل کوئی بھی احمدی افسر کسی دوسرے احمدی کو اس وجہ سے نوکری نہیں دلواتا کہ وہ احمدی ہے بلکہ ہر احمدی افسر یہ کوشش کرتا ہے کہ جو شخص اس نوکری کا اہل ہو اسے وہ نوکری ملے چاہے وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ چونکہ احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ذہانت اور صلاحیت سے نوازا ہے اس لئے اکثر احمدی نوکری حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اس سے غیر احمدی لوگ غلط تاثر لیتے ہیں۔ سچا احمدی کبھی کسی نااہل احمدی کو نوکری نہیں دلواتا۔

غریبوں سے محبت

مکرم شیخ ذکاء اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک غریب شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں جگہ پر ایک ایس ڈی او کے پاس چپڑاسی کی آسامی خالی ہے۔ آپ میری سفارش کر دیں میں اور میرے بچے ساری عمر آپ کو دعائیں دیں گے چوہدری عبداللہ صاحب کہنے لگے میں کیسے سفارش کروں میں تو ایس ڈی او کو جانتا نہیں۔ اس غریب آدمی نے نہایت سادگی سے کہا تو کیا ہوا! آپ کو تو سب لوگ جانتے ہیں۔

مکرم شیخ ذکاء اللہ صاحب کا بیان ہے کہ میں اس گفتگو کے وقت موجود تھا میں نے اس غریب آدمی کی باتوں سے متاثر ہو کر کہا چوہدری صاحب آپ کی سفارش سے اس کا کام ہو گیا تو بہتر ورنہ آپ کی کونسی شان کم ہو جائے گی۔

اس پر حضرت چوہدری صاحب مسکرائے اور اس شخص کو اپنے ساتھ موٹر میں بٹھا کر سات آٹھ میل دور اس افسر کے پاس پہنچے۔ اس نے آپ کو دیکھا تو بڑی اچھی طرح استقبال کیا اور کہا کہ آپ نے خود کیوں آنے کی تکلیف کی۔ آپ رقعہ لکھ دیتے یا مجھے کہتے میں خود حاضر ہو جاتا۔

چوہدری صاحب نے فرمایا میں تو صرف ثواب حاصل کرنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں ورنہ میں تو اس شخص کو بالکل نہیں جانتا۔ چنانچہ اس شخص کو ملازم رکھ لیا گیا۔

واپسی پر حضرت چوہدری صاحب نے شیخ ذکاء اللہ صاحب کو جو ایک مخلص احمدی تھے مخاطب ہو کر کہا اسی وجہ سے تو میں احمدی بھائیوں کی صحبت اختیار کرتا ہوں (کہ اس سے نیک کاموں کی تحریک ہوتی ہے) چوہدری صاحب کہنے لگے میرا ارادہ اس شخص کی سفارش کرنے کا نہیں تھا۔ مگر آپ کے کہنے پر اللہ تعالیٰ نے مجھے ثواب حاصل کرنے کا اتنا اچھا موقعہ فراہم کر دیا۔

محبت فاتح عالم ہے

آپ قصور میں تھے کہ میونسپل کمیٹی کی رکنیت کے لئے ایک انتخاب ہوا۔ ایک امیدوار کے بارے میں آپ چاہتے تھے کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ آپ کو پتہ چلا کہ آپ کے دفتر کا ایک چپڑاسی ہے اس کے پاس 15 ووٹ ہیں آپ نے اسے بلایا اور اپنے امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالنے کے لئے کہا۔ اس نے نہ صرف انکار کیا بلکہ یہ بھی کہا کہ میں تو آپ کے پسندیدہ امیدوار کے خلاف پورا زور لگاؤں گا۔ خیر چوہدری صاحب کا مخالف امیدوار کامیاب ہو گیا۔ اس نے کامیابی کی خوشی میں جلوس نکالا اور یہ جلوس حضرت چوہدری عبداللہ صاحب کے گھر کے باہر سے بھی گزرا۔ بعد میں چوہدری صاحب کو پتہ چلا کہ ان کے دفتر کے اسی چپڑاسی نے چوہدری صاحب کو گالیاں نکالیں۔

چوہدری صاحب نے اسے طلب کر لیا اور پوچھا کہ تم نے مجھے گالیاں نکالی ہیں اب بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں۔ چپڑاسی نے کہا آپ کے پاس اختیار ہے آپ مجھے ملازمت سے برطرف کر سکتے ہیں۔ چوہدری صاحب نے کہا یہ بھلا کہاں کی مردانگی ہے میں ایسا نہیں کروں گا۔ آپ نے اس کی کمینگی اور گستاخی کو نہ صرف معاف کیا بلکہ کہا کہ میں تمہیں ترقی دے کر چپڑاسی سے محرر بناتا ہوں۔ وہ شخص حیران اور ششدر رہ گیا۔

آخر کار وہ شخص آپ کا اتنا گرویدہ ہو گیا کہ آپ پر جان نثار کرنے کو تیار رہتا۔ اب بھی وہ اس حسن سلوک کا تذکرہ کرتا رہتا ہے۔

محبت بھرے سلوک سے دشمنوں کو دوست بنانے کا ایک اور واقعہ سنئے! قصور میں ایک شخص میونسپل کمیٹی کی چونگی کے سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوا۔ اس کا بیٹا احرار پارٹی سے وابستہ تھا وہ شخص اپنے بیٹے کے اکسانے پر دوسرے تیسرے روز آپ کو گالیوں اور بدزبانیوں سے بھرے خطوط لکھتا تھا۔ لیکن چوہدری صاحب موصوف کہتے تھے کہ ان کی کسی بات پر ایکشن نہ لیا جائے۔

کرنا خدا کا کیا ہوا اللہ کی قدرت کے رنگ دیکھئے اس شخص کے بیٹے نے ملازمت کے لئے ایگزیکٹو انجینئر فیروز پور کے پاس درخواست دی۔ اب اس کو سفارش کی تلاش ہوئی کسی نے کہا اس ایگزیکٹو آفیسر کے پاس اگر چوہدری عبداللہ خان صاحب سفارش کر دیں تو وہ مان لے گا۔ اب تو باپ بیٹا بڑے پریشان ہوئے کہ جس شخص کو عمر بھر گندے گالیوں سے بھرے خطوط لکھتے رہے ہیں اس کے پاس سفارش کی بات کس طرح کریں۔ آخر جب اور کسی طرح کام نہ بنا تو مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق باپ بیٹا آخر چوہدری صاحب موصوف کے پاس آئے اور بڑی عاجزی و زاری سے منت کر کے درخواست کی کہ ہماری سفارش کر دیں۔ حضرت چوہدری صاحب فرشتہ صفت وجود تھے۔ دونوں باپ بیٹے سے کوئی بدسلوکی کرنا تو درکنار انہیں یاد تک نہ دلایا کہ تم کیا کیا کرتوت میرے ساتھ کرتے رہے ہو اور اب آئے ہو مجھ سے سفارش کرانے! کوئی بات نہ کی۔ بلکہ بڑی خوشدلی سے دونوں کو لے کر انگریز ایگزیکٹو آفیسر کے پاس لے گئے۔ اس سے متعارف بھی نہ تھے۔ اپنا عہدہ بتلا کر اپنا تعارف کروایا اور پھر اس نوجوان کا گالیوں بھرا ایک خط ایگزیکٹو آفیسر کو دکھا کر کہا کہ میں ایک ایسے شخص کی سفارش کرنے آیا ہوں جو مجھے گالیاں دیتا رہا ہے اس سے آپ سمجھ لیں کہ میری سفارش کتنی زوردار ہے۔ انگریز افسر حیرانی سے سکتے میں آ گیا۔ اس پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے فوراً سے پیشتر درخواست پر سرخ نشان لگا کر اس نوجوان کو نوکری دے دی۔

اور یوں مخالفت کی چڑھی ہوئی ندی کا پانی ایک دم اتر کر رہ گیا۔

دونوں باپ بیٹا حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب سے معافی مانگ مانگ کر تھک گئے مگر آپ یہی جواب دیتے تھے کہ آپ نے میرا کچھ نہیں گنوایا۔ میں ناراض نہیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے۔

دونوں کی زبان پر یہ بات تھی کہ یہ شخص انسان نہیں فرشتہ ہے۔ سچ ہے۔

محبت فاتح عالم ہے

غرباء کی امداد

ایک دفعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور بزرگ اور عالم دین حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی جمشید پور تشریف لائے۔ چوہدری صاحب نے درخواست کی کہ تپ دق کی دوا تیار کر دیں۔ چنانچہ ایک ہزار روپے کی دوائیاں مولانا کے بتانے پر چوہدری صاحب نے منگوائیں اور ان کو ملا کر تپ دق کی دوائی تیار کی۔ حضرت مولانا نے تاکید فرمائی کہ اس دوائی کو ہرگز فروخت نہ کیا جائے بلکہ غرباء کو مفت دی جائے۔ چوہدری صاحب نے عرض کیا میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ یہ ساری دوا غرباء کے علاج کے لئے مفت تقسیم کی گئی۔ یہ قیام پاکستان سے پہلے کی بات ہے آج کے حساب سے اس دوائی کی قیمت پچاس ہزار سے زیادہ ہی ہوگی۔

ایک وقت میں آپ نے بڑی بھاری رقم کی اپنی جائیداد فروخت کی اور یہ رقم لا کر جمشید پور کے غرباء میں تقسیم کر دی۔

اللہ تعالیٰ پر توکل کا حیرت انگیز مظاہرہ

مکرم چوہدری سید ہمام الدین صاحب اور سید

ظہیر الحق صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت چوہدری صاحب نے کہا کہ میری بیوی نے کہا کہ مہینہ کا آخیر ہے اور گھر میں صرف دس روپے باقی بچے ہیں اخراجات کے لئے رقم درکار ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ میں نے بیوی سے یہ دس روپے لے لئے اور صدقہ میں دیدیئے۔ بیوی نے پوچھا کہ رقم کا کچھ انتظام ہوا ہے۔ تو بتایا کہ یہ رقم اللہ تعالیٰ کے حضور صدقہ میں دے دی ہے۔ اب وہ خود کوئی انتظام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کی فوراً مدد کی اور چند گھنٹے بعد بذریعہ تار ایک بہت بڑی رقم کا منی آرڈر آگیا۔ یہ پانچ سو روپے کی رقم تھی جو ایک دوست نے رنگون (برما) سے بھجوائی تھی اس دوست نے کافی عرصہ قبل قصور میں آپ سے 500 روپے بطور قرض لئے تھے۔

سید ظہیر الحق صاحب بیان کرتے ہیں کہ چوہدری صاحب نے یہ ساری کی ساری رقم سلسلہ کے لئے فوراً ہی دیدی اور مجھے پیتل کے دو جگ دیئے کہ ان کو فروخت کر کے رقم لا دوں۔

اللہ کی ذات پر یہ بھروسہ اعتماد اور اللہ کی نعمتوں کا اس حیرت انگیز طریق پر شکر ادا کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں یہ خدا تعالیٰ کے خاص خاص پیارے بندوں کو حاصل ہونے والا اعزاز ہے۔ یہی لوگ ہیں جو دنیا بھر میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔

حقوق العباد کے بارے میں دینی تعلیم کی جیتی جاگتی تصویر

محترم صاجزادہ مرزا رفیق احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"حقوق العباد کے بارے میں حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب دینی تعلیم کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ کے سینے سے نوع انسان کی محبت کے جو سوتے پھوٹے اس سے بلا امتیاز مذہب و ملت لوگ سیراب ہوئے۔ مثلاً ایک خاکروب نے آپ کو یہ درد بھری کہانی سنائی کہ مجھے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اگر میری ملازمت بحال نہ ہوئی تو میرے چھوٹے چھوٹے بچے بلک بلک کر مر جائیں گے۔ خدارا میری مدد کریں۔ خاکروب طبقہ کو ہمارے معاشرے میں جس درجہ کا تصور کیا جاتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں اس کے ساتھ مصافحہ بھی بعض لوگ باعث رسوائی سمجھتے ہیں۔ مگر خدا کا یہ بندہ نہایت تحمل اور پیار سے یہ بات سن کر کہتا ہے کہ میں تمہارے افسر کو جانتا نہیں لیکن میری موٹر میں میرے ساتھ چلو اپنے دفتر جانے سے پہلے میں تمہارے افسر کے پاس جا کر سفارش کرتا ہوں شاید وہ میری بات مان جائے۔ آپ اس افسر کے پاس پہنچے اور ملاقات کر کے کہا کہ میں آپ سے واقف نہیں۔ آپ کے دفتر میں ملازم فلاں خاکروب کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کا قصور کیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس برطرفی کے نتیجہ میں اس کے بچے فاقہ کشی کا شکار ہو جائیں گے۔ وہ اس امید کے ساتھ آیا ہے کہ اگر میں آپ کے پاس سفارش کر دوں تو آپ میری بات مان جائیں گے۔ حالانکہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں تاہم میں انسانیت کے ناطے سفارش کرتا ہوں وہ افسر بہت متاثر ہوا کہ ایک اہم عہدہ پر فائز شخص بظاہر ایک نہایت معمولی انسان کی سفارش کے لئے بغیر مجھ سے واقفیت کے آگیا ہے۔ اس نے کہا چوہدری صاحب! یہ کیونکر ممکن ہے کہ آپ سفارش کریں اور میں انکار کر دوں اور اس نے فوراً اس خاکروب کی بحالی کا حکم جاری دیا۔

یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ نہایت ہی سبق آموز ہے۔

○ (نوٹ: مندرجہ بالا مضمون محترم صلاح الدین صاحب ایم اے کی کتاب "عبداللہ" سے اخذ کیا گیا ہے۔)

کھیل کھلاڑی ●●●●●●●●●● غلام مصطفی تبسم صاحب

ٹیسٹ کرکٹرز جو کومنٹیٹر بن گئے

ان کے تبصرہ کے بغیر کھیل کا مزا ادھورا رہتا ہے

کرکٹ کا میچ دیکھتے ہوئے اگر ٹیلی ویژن کی آواز بند کر دی جائے تو آپ بوریت محسوس کریں گے اور کھیل میں دلچسپی بہت کم ہو جائے گی اس کی وجہ میچ کے دوران دلچسپ تبصرہ ہے' جو کہ ہر کرکٹ کے ساتھ لازم وملزوم بن چکا ہے۔ پاکستان کی کرکٹ تاریخ میں عمر قریشی' چشتی مجاہد اور حسن جلیل جیسے اچھے کومنٹیٹر موجود ہیں لیکن سپورٹس چینلز کی بھرمار سے بین الاقوامی سطح پر کومینٹری کے ایک نئے دور کا آغاز ہو گیا ہے اور اکثر میچوں میں سابق ٹیسٹ کرکٹر ہی کومینٹری کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کھلاڑیوں کے تبصرہ کی خاص بات یہ ہے کہ نہ صرف کھیل کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں بلکہ اپنی دلچسپ نوک جھونک اور کرکٹ کے بارے میں تکنیکی معلومات کے ذریعے میچ کی دلچسپی برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اہم کرکٹر آجکل میچوں میں کومینٹری کر رہے ہیں۔ ان میں انڈیا اور پاکستان کے زیادہ کھلاڑی شامل ہیں۔ پہلے میچوں پر تبصرہ صرف میچ کے دوران ہوتا تھا لیکن اب اس میں وکٹ کی پوزیشن' ٹاس کے بعد کپتانوں سے گفتگو اور میچ کے بعد اختتامی تقریب میں کھلاڑیوں سے گفتگو بھی شامل کی گئی ہے۔ کومنٹیٹر کی انگریزی کی وجہ سے پاکستانی کھلاڑی مین آف دی میچ کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد ایک نئی الجھن میں پھنس جاتے ہیں کہ اب کومنٹیٹر سے انگریزی میں کس طرح بات کریں گے؟ اگر کومنٹیٹر انڈیا یا پاکستان سے ہو پھر تو اس سے اردو میں گفتگو ہو جاتی ہے لیکن اگر کومنٹیٹر کا تعلق کسی اور ملک سے ہو تو کھلاڑی خاصی مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں آیئے آپ کو موجودہ دور کے اہم کومنٹیٹرز کا تعارف مختصراً کرواتے ہیں۔

سنیل گواسکر

سنیل گواسکر انڈین کرکٹ ٹیم کے بہترین کھلاڑی رہے ہیں۔ ان کی بلے بازی کا دور مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ سنیل گواسکر اب کنٹری کے شعبہ میں بھی ایک نمایاں مقام حاصل کر چکے ہیں اور انہیں سپورٹس چینل پر کنٹری کے لئے ایک اہم تبصرہ نگار گردانا جاتا ہے۔ سنیل گواسکر کی کنٹری کی اہم بات یہ ہے کہ سٹائلش انداز میں تبصرہ کرتے ہیں اور تبصرے کے دوران بلے بازی کی تکنیکی پیچیدگیوں کا ذکر کر کے میچ میں شائقین کی دلچسپی برقرار رکھتے ہیں۔ گواسکر پاکستان کے میچوں کی کنٹری کے دوران پاکستانی کھلاڑیوں کی بہت تعریف کرتے ہیں ان کے منہ سے ایک بات ہمیشہ سنائی دیتی رہتی ہے کہ پاکستانی کرکٹ ٹیم ایک ناقابل اعتبار ٹیم ہے اور کسی بھی وقت میچ کا نتیجہ تبدیل کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔

روی شاستری

انڈین ٹیم کے دوسرے اہم کومنٹیٹر شاستری ہیں۔ روی شاستری ماضی میں سپن باؤلر کی حیثیت سے تو اپنا آپ منوا چکے ہیں اور اب کومنٹری کے شعبہ میں بھی ان کی شمولیت لازمی سمجھی جاتی ہے۔ روی کا انگریزی بولنے کا انداز شائقین کو متاثر کرتا ہے کیونکہ وہ ٹھہر ٹھہر کر سادہ الفاظ میں تبصرہ کرتے ہیں' جو کہ ایک عام شخص بھی آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ روی شاستری کی کومنٹری کی دوسری اچھی بات ان کی خوبصورت آواز ہے روی تبصرہ کے دوران اپنی بھاری بھرکم آواز کے ذریعے بھی شائقین کا دل موہ لیتے ہیں۔

رمیز راجہ

پاکستان کے سابق کپتان اور سٹائلش اوپننگ بلے باز رمیز راجہ بھی اب مستقل طور پر کنٹری کے شعبہ سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ اس سے پہلے کرکٹ سے ریٹائر ہونے والے کھلاڑی اگر کنٹری کرتے بھی تھے تو صرف پاکستان میں۔

رمیز راجہ کے علاوہ عمران خان اور وسیم اکرم بھی کبھی کبھی تبصرہ کرتے ہیں لیکن رمیز راجہ واحد پاکستانی کرکٹر ہیں جو کافی عرصہ سے یہ شعبہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ رمیز کی کنٹری کی دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ پاکستانی کھلاڑیوں کا حوصلہ بہت بڑھاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی غلطیوں کی نشاندہی بھی کرتے رہتے ہیں۔ رمیز کا تعلق پاکستان سے ہے' اس لئے وہ ٹیم کی پلاننگ کو جلد سمجھ لیتے ہیں اور اس کے بارے میں تبصرہ کر کے شائقین کی معلومات میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ رمیز راجہ کی کومنٹری کا انداز منفرد ہے اور وہ اکثر مشکل الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

ٹونی گریگ

آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے کھلاڑی ٹونی گریگ اب بھی ایک عرصہ سے کنٹری کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ ٹونی کے تبصرے کی خاص بات میچ پر ان کی نظر ہے۔ وہ ایک ایک بال کو بہت غور سے دیکھتے ہیں اور باؤلر' بلے باز کے بارے میں باریک بینی سے جائزہ لے کر تبصرہ کرتے ہیں۔ ٹونی تبصرہ کے دوران ادھر ادھر کی گفتگو اور ساتھ کومنٹیٹرز سے نوک جھونک میں بھی مشہور ہیں۔ ان کا ہنسی مذاق زیادہ تر سنیل گواسکر کے ساتھ ہوتا ہے۔ ٹونی گریگ اپنے لمبے قد اور سر پر رکھے ہوئے ہیٹ کی وجہ سے بھی دوسرے تبصرہ نگاروں سے ممتاز ہیں۔

جیفری بائیکاٹ

انگلینڈ سے تعلق رکھنے والے کھلاڑی جیفری بائیکاٹ کا شمار بھی اہم تبصرہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ جیفری بائیکاٹ بنیادی طور پر چونکہ آئرلینڈ سے تعلق رکھتے ہیں' اس لئے ان کے انگریزی بولنے کا انداز بھی آئرش ہے جو کہ دوسرے تبصرہ نگاروں سے خاصا مختلف ہے۔ جیفری تبصرے کے دوران کھلاڑیوں خصوصاً پاکستانی ٹیم

باقی صفحہ 8 پر

ملک حمید اللہ خان صاحب

ان کے "کاموں" میں گلوں کی خوشبو

محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب مرحوم

لاہور سے سیالکوٹ جانے والی سڑک خاکسار کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہے۔ اور اس ڈیرے کو سڑک کی جانب سے یوکلپٹس کے بلند و بالا درختوں نے گھیر رکھا ہے۔ یوکلپٹس کے درختوں کے لمبے سایوں تلے بیٹھا میں اسی ہستی کے تصور میں گم تھا جس کو ہدیہ عقیدت پیش کرنا مقصود ہے جس کی شفقت کا سایہ بھی یوکلپٹس کے درخت کے سایہ کی طرح لمبا تھا۔ وہ ہستی جو محض سراپا شفقت ہی نہ تھی بلکہ میری مربی بھی' اتالیق بھی' بڑا بھائی بھی' جگری دوست بھی اور میرے دل و دماغ کی اندھیر نگری کی شمع بھی تھی۔ میں انہی تصورات اور یادوں میں گم تھا کہ سڑک کے عین بیچ ایک تیز رفتار فلائنگ کوچ نے دھڑاک سے بریک لگا دی۔ اور ان چیختی ہوئی بریکوں نے یادوں کی تیز رفتاری کو یک لخت روک دیا۔ میں نے چونک کر دیکھا تو سڑک کے کنارے ایک راہ گیر کو بچاتے ہوئے آڑی ترچھی فلائنگ کوچ کھڑی تھی۔ میں اٹھ کر بھاگا کہ شاید خواجہ صاحب آئے ہیں۔ لیکن اس فلائنگ کوچ میں سے نہ کسی نے اترنا تھا اور نہ ہی کوئی اترا۔

مکرم و محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب مرحوم ان کے نام کے ساتھ مرحوم کا لفظ لکھنے کو دل نہیں مانتا۔ دماغ نہیں مانتا۔ ہاتھ کی انگلیاں تھم جاتی ہیں۔ لیکن زندگی کی تلخ حقیقتیں شاہراہ حیات پر رواں دواں ہیں۔ دل مانے یا نہ مانے دماغ تسلیم کرے یا نہ کرے یہ حقیقتیں رواں دواں ہی رہتی ہیں۔ لاہور سے سیالکوٹ جاتے ہوئے اکثر وہ میرے پاس رک جاتے تھے۔ جب بھی کوئی فلائنگ کوچ خاکسار کے ڈیرے کے سامنے رکتی تو یہ امر تقریباً طے شدہ ہوتا تھا۔ کہ خواجہ صاحب آئے ہیں۔ خاکسار جیسے بے علم۔ بے عمل نالائق ترین انسان کے ساتھ ان کو اتنا پیار کیوں تھا؟ خاکسار یہ تو نہیں جانتا۔ لیکن اتنا ضرور جانتا ہے کہ اس لائق ترین وکیل' درویش صفت انسان' صف اول کا خادم سلسلہ' خلافت کا شیدائی اور احمدیت پر ہمیشہ قربان ہونے کے لئے تیار رہنے والے شخص کا پیار پانے میں یقیناً خاکسار کے مقدر کا بہت بڑا دخل تھا۔ خاکسار کے گھر پر اکثر قیام فرماتے اور کہا کرتے تھے کہ میرے تین گھر ہیں۔ پہلا سیالکوٹ میں دوسرا لاہور میں۔ اور تیسرا ڈسکہ میں۔ لیکن ان تینوں گھروں سے زیادہ خوشی انہیں مرکز میں قیام کرنے پر حاصل ہوتی تھی۔ خاکسار نے ان سے بڑا درویش زندگی بھر نہیں دیکھا۔

ضروریات بہت محدود اور سادہ تھیں۔ جو بھی کھانا میسر آیا وہی بڑی بشاشت اور خوشی سے کھایا۔ ان کی آمد اچانک ہوا کرتی تھی اس لئے ان کے لئے کوئی اہتمام کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ لباس بھی بہت سادہ ہوتا تھا۔ شب بسری کے بعد صبح کو وہ اپنے کپڑے استری کے لئے دیتے تھے جو عموماً شلوار قمیص پر مشتمل ہوتے تھے اور اکثر دفعہ خاکسار نے دیکھا کہ کثرت استعمال سے کپڑے بوسیدہ ہو چکے ہوتے تھے لیکن خواجہ صاحب اصرار کے باوجود ان کو رخصت دینے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ سردیوں کی ایک صبح کو اپنا وکالت والا کوٹ استری کے لئے دیا تو خاکسار کی بیٹی نے دیکھا کہ کوٹ کے اندر کا اندرس اکھڑا پڑا ہے۔ لیکن خواجہ صاحب اسی طرح استعمال کئے جا رہے تھے۔ بہرحال وہ اندرس سلائی کر کے جب کوٹ خواجہ صاحب کے سپرد کیا گیا تو بہت خوش ہوئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ہر تحریر کو کسی نہ کسی رنگ میں قرآن کریم کی وضاحت اور تفسیر قرار دیتے تھے۔ خلافت سے ان کا عشق مثالی اور سچا تھا۔ خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ مالی قربانی کا جو معیار انہوں نے قائم کیا وہ سب کے لئے قابل رشک تھا۔ اپنی آمد سے سب سے پہلے چندہ جات ادا کرتے۔ ڈش انٹینا کے ذریعہ جب ایم ٹی اے کا اجراء ہوا تو گو سادگی کا یہ عالم تھا کہ ان کو ٹی۔ وی لگانا تک نہیں آتا تھا۔ اور نہ ہی بند کرنا آتا تھا۔ لیکن بچوں سے ٹی۔ وی لگوا کر ایم ٹی اے کے پروگرام بلاناغہ دیکھتے۔ خدمت سلسلہ کی غیر معمولی توفیق مکرم خواجہ صاحب کو عطا ہوئی۔ وہ واقف زندگی تو نہ تھے۔ لیکن خدمت سلسلہ کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ عملاً وہ بہت بڑے واقف زندگی تھے۔ جماعتی مقدمات کی جس طرح انہوں نے بلامعاوضہ پیروی کی بلکہ مختلف شہروں میں جا کر ان مقدمات کی پیروی کے سلسلہ میں کرایہ تک اپنی جیب سے ادا کرتے۔ بعد میں جب اس خدمت میں بڑی وسعت پیدا ہو گئی۔ تو مرکز کی طرف سے ان کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام فرما دیا گیا۔ خواجہ صاحب نے ایم ٹی اے کے لئے بھی ایک قابل ذکر رقم پیش کی۔

1974ء کے پرآشوب زمانہ میں جماعت کے وکلاء صاحبان کی کچھ اس طرح ڈیوٹیاں مقرر ہوئیں کہ ان کے لئے اپنی پرائیویٹ پریکٹس پر توجہ دینا مشکل ہو گیا۔ اس لئے کچھ عرصہ کے بعد وکلاء صاحبان کو گزارہ کے لئے کچھ معاوضہ لفافوں میں بند کر کے پیش کیا گیا۔ لیکن خواجہ صاحب نے اس طرح کے لفافہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

جماعتی مقدمات کی پیروی کرتے وقت انہوں نے اپنے ذاتی مقدمات کو پس پشت ڈال دیا۔ لیکن جج صاحبان ان کا بے حد احترام کرتے تھے اس لئے اکثر ان کے مقدمات کو انتظار میں رکھ لیا جاتا یا جج صاحبان خواجہ صاحب کی حسب منشا تاریخ دے دیا کرتے۔

مکرم خواجہ صاحب بڑے لائق' دیانت دار زیرک اور سچے وکیل تھے۔ ملک کا قانون انہیں ازبر تھا۔ عدالت ہائے عالیہ کے نظائر کا نقش ان کے دماغ میں ثبت تھا۔ عدالت میں کبھی جھوٹ سے کام نہیں لیتے تھے۔ موکل سے فیس وصول کرنے کے بعد کسی قسم کا کوئی مزید بوجھ از قسم متفرق اخراجات نہیں ڈالتے تھے۔ غریب مظلوم سے فیس لینے کی بجائے اس کی مدد کر دیا کرتے تھے۔ ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک دیہاتی خاتون اپنے بیٹے پر قتل کے مقدمہ کے سلسلہ میں خواجہ صاحب کے پاس آئی اور دس ہزار روپیہ دے کر کہنے لگی کہ بیٹا میں بہت سے وکیل آزما کر آئی ہوں۔ اور اس مقدمہ میں لٹ چکی ہوں۔ یہ آخری دس ہزار روپیہ ہے۔ میرے بیٹے کی سزا کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کر دو۔ مکرم خواجہ صاحب نے مسل ملاحظہ کی اور فرمایا کہ مائی تمہارے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ دس ہزار روپیہ میں سے سات ہزار روپیہ گن کر واپس کر دیا اور صرف تین ہزار روپیہ برائے اخراجات اپیل پاس رکھا۔ بہت غریب پرور تھے۔ سینکڑوں ضرورت مندوں کی اس طرح مدد کیا کرتے تھے کہ حقیقتاً دوسرے ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی تھی۔ مالی سخاوت کے ساتھ ساتھ ذہنی سخاوت بھی اس طرح کی کہ شاگردان رشید کی ایک فوج ظفر موج صدقہ جاریہ کے طور پر چھوڑ گئے ہیں۔ اور شاگردوں نے بھی شرافت اور سعادت خواجہ صاحب سے ورثہ میں پائی ہے۔

ان کے شاگرد مکرم پرویز چیمہ صاحب ایڈووکیٹ نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ مکرم خواجہ صاحب کو لاہور جانے کے لئے روپوں کی اشد ضرورت تھی۔ مجھے کورا چیک دستخط کر کے دیا کہ بینک جا کر میرا اکاؤنٹ دیکھ کر رقم بھر لینا۔ بینک جا کر اکاؤنٹ دیکھا تو اس جلیل القدر مگر درویش وکیل کے کھاتہ میں صرف دو صد روپے جمع تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں وہ دو صد روپے نکلوا لایا۔ مکرم خواجہ صاحب لاہور جانے کے لئے تیار تھے کہ ایک غریب عورت آئی اور نہایت رقت آمیز لہجہ میں فریاد کی کہ سردی کا موسم ہے اور میرے پاس اپنی بچیوں کے لئے لحاف نہیں ہے۔ مکرم خواجہ صاحب نے وہ دو صد روپے جو میں بینک سے لایا تھا اور اس کے علاوہ مکرم خواجہ صاحب کے پاس کوئی روپیہ نہ تھا مجھے دے دیئے اور کہا کہ اس کے ساتھ جا کر اس کو لحاف خرید دو۔

سچی بات منہ پر کہنا ان کی فطرت ثانیہ تھی۔ سچی بات کو کسی مصلحت یا مجبوری کے تابع شوگر کوٹڈ Sugar Coated کرنا ان کے نزدیک بدترین گناہ تھا۔ اور وہ کبھی اس گناہ کے مرتکب نہیں ہوئے۔ جج صاحبان کی طرح پولیس آفیسرز بھی تہہ دل سے ان کا احترام کرتے تھے۔ کیونکہ چالان مرتب کرتے وقت پولیس افسروں سے سہواً یا دیدہ دانستہ طور پر غلطیاں سرزد ہو جاتی تھیں لیکن مکرم خواجہ صاحب اپنا کیس ثابت کرنے کے بعد پولیس افسروں کو قانونی شکنجہ میں نہیں کستے تھے اور طرح دے جاتے تھے لیکن کرپٹ اور بددیانت پولیس افسروں کے ساتھ مکرم خواجہ صاحب کا رویہ بہت درشت ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ کہیں جاتے ہوئے اس قسم کے پولیس افسر سے مڈبھیڑ ہو گئی اور اس پولیس افسر نے تعظیماً اٹھ کر سلام پیش کیا۔ لیکن خواجہ صاحب نے فوراً کہہ دیا کہ مجھے تم جیسے بددیانت لوگوں کے احترام اور سلام کی کوئی ضرورت نہیں۔ نظام جماعت کے خلاف کہی گئی کوئی بات بھی مکرم خواجہ صاحب کی برداشت سے باہر ہوتی تھی۔ اور اس سلسلہ میں وہ کسی کے مرتبہ مقام یا عمر کا بھی لحاظ نہیں کرتے تھے۔ سچائی کے میدان میں وہ ایک ننگی تلوار کی مانند تھے جو جھوٹ' ریاکاری اور دوغلے پن کی جڑیں کاٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھی۔

ان کی باتوں' ان کے کاموں کو سمیٹنے کے لئے ایک ضخیم کتاب بھی شاید کم پڑ جائے۔ ان کی علم دوستی' ان کا مطالعہ' قیام پاکستان سے قبل اور بعد کی سیاست پر ان کی عمیق نظر' ان کی قانونی قابلیت اور عدالتوں میں ان کے عظیم کارہائے نمایاں بیان کرنے کے لئے حقیقتاً ایک کتاب کی ضرورت ہے۔ ان کی وفات نے دل و دماغ اس طرح مجروح کر ڈالے ہیں کہ ان کی ہستی کے بکھرے ہوئے اوراق جمع کرنا دل اور دماغ کے بس کی بات نہیں رہی۔ ابھی تک تو ان کا انتظار ہے۔ ہر آنے والی فلائنگ کوچ' ہر رکنے والی فلائنگ کوچ' ہر آہستہ رفتار والی کار دامن امید میں پھول بکھیرتی ہے کہ وہ آ گئے۔ لیکن جب رکنے والی گاڑیاں رک کر اور کسی اور مسافر کو اتار کر آگے بڑھ جاتی ہیں تو دل پھر سے پکار اٹھتا ہے

اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کر لو
اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا

☆☆☆☆☆

حضرت ابوبکرؓ کا عشق

حضرت ابوبکرؓ قریش کے ایک معزز فرد تھے اسلام لائے تو انہوں نے برملا اپنے ایمان کا اظہار کیا اور قریش کو بھی دعوت اسلام دی مگر یہ سنتے ہی مشرکین ابوبکر اور قریبی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور حضرت ابوبکر کو گرا کر بہت مارا۔

بدبخت عتبہ بن ربیعہ اپنے مضبوط جوتے سے ان پر وار کرتا رہا۔ اور ان کے چہرے پر اتنا مارا کہ ان کا چہرہ پہچانا نہ جاتا تھا۔ بالآخر آپ کے قبیلہ بنو تمیم کے لوگ آئے اور انہوں نے آپ کو دشمنوں سے بچایا۔

مگر حالت یہ تھی کہ حضرت ابوبکرؓ کے قریب المرگ ہونے میں کسی کو شبہ نہ تھا۔ لیکن دن کے آخری حصہ میں جب انہیں ہوش آیا تو ان کے منہ سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے۔ یہ سن کر قبیلہ کے لوگ واپس چلے گئے۔ مگر آپ بہت اصرار کے ساتھ حضورؐ کا حال دریافت کرتے رہے اور جب آپ کے صحیح سالم ہونے کی اطلاع ملی تو والدہ کی منت کر کے ان کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی حالت دیکھ کر حضور ﷺ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ مگر حضرت ابوبکرؓ فرماتے تھے سوائے چہرہ کے زخموں کے اور کوئی تکلیف نہیں۔

پھر آپ نے حضورؐ سے عرض کی۔ میری والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیں اور ان کے لئے دعا بھی کریں۔ چنانچہ حضور ﷺ کی تبلیغ سے وہ اسلام لے آئیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد 3 حافظ ابن کثیر طبع اولیٰ 1966 مکتبہ معارف بیروت)

کھیل کا مقصد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

”نوجوانوں میں ایسی کھیلیں رائج کی جائیں جو ان کی آئندہ زندگی میں کام آئیں۔ میں 1941ء سے یہ بتاتا چلا آرہا ہوں لیکن ابھی تک خدام نے اس طرف توجہ نہیں کی مثلاً دوڑنے کی مشقیں ہیں۔ آگ بجھانے کی مشق ہے۔ آگ میں سے کود کر نکلنے کی مشق ہے۔ اونچی جگہ سے کودنے کی مشق ہے۔ تیرنے کی مشق ہے۔ یہ سب ہنر ایسے ہیں جن سے مردانگی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ باتیں آئندہ زندگی میں کام آتی ہیں اس کے علاوہ کان ناک اور آنکھ کی قوتیں بڑھانے کے متعلق میں نے کہا تھا۔ مشق کرنے سے یہ قوتیں زیادہ تیز ہو جاتی ہیں۔ اور ایسا آدمی جس کی یہ قوتیں تیز ہوں بہت سے ایسے کام کر سکتا ہے جسے عام آدمی نہیں کر سکتے۔“

(الفضل 13۔ اکتوبر 1960ء)

الفضل میگزین

نمبر 30

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

دونوں لے جاؤ

حضرت جابرؓ بن عبداللہ ایک غزوہ میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا اونٹ بہت سست تھا۔ وہ تھک گیا اور حضرت جابر لشکر میں سب سے آخر پر رہ گئے۔ حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے پیچھے رہنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے اونٹ کی سستی کا ذکر کیا۔

حضورؐ اپنی سواری سے اترے۔ حضرت جابرؓ سے چھڑی لی اور ان کے اونٹ کو ٹھوکا دیا تو وہ تیز دوڑنے لگا اور سب سے آگے نکل گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ حضرت جابرؓ سے اس شرط پر خرید لیا کہ مدینہ پہنچ کر وہ اسے حضورؐ کے حوالے کر دیں گے۔ مدینہ پہنچ کر حضورؐ نے حضرت جابرؓ کو قیمت ادا کی۔ پھر اونٹ بھی ان کے حوالے کر دیا اور فرمایا اونٹ اور اس کی قیمت دونوں لے جاؤ۔ (بخاری کتاب البیوع باب شری الدواب)

گمشدہ پیالے کی قیمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک بڑا پیالہ کسی سے مستعار لیا۔ مگر وہ گم ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تاوان یعنی اس کی قیمت ادا فرمائی۔ (ترمذی ابواب الاحکام باب فیمن یکسرلہ الشئی)

30 ہزار ماچسوں کا ذخیرہ

64 سالہ عبدالمالک ریاض کو ماچسیں جمع کرنے کا شوق ہے انہوں نے 1963ء میں ماچسیں جمع کرنا شروع کیں اور آج تک وہ 30 ہزار سے زائد ماچسیں جمع کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔

عبدالمالک ریاض نے بتایا ”میں دنیا بھر سے 30 ہزار سے زائد ماچسیں جمع کر چکا ہوں ماچسیں جمع کرنے کے شوق میں میں نے ہمیشہ بذریعہ سڑک سفر کیا ہے میں اب تک تقریباً 25 ممالک میں جا چکا ہوں ان میں خلیج اور یورپ کے تمام ممالک شامل ہیں مجھے سب سے زیادہ انگلینڈ میں کولیکشن ملی، شوق کی تکمیل کیلئے میں نے مہنگی سے مہنگی اور سستی سے سستی ماچس بھی خریدی، لوگوں سے ماچسوں کے تبادلے بھی کئے اگر آپ نے کوئی مشغلہ پالا ہوا ہے یا کچھ جمع کرنے کا شوق ہے تو اس شوق کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ آپ کبھی شرم محسوس نہ کریں، میں نے 27، 28 برس کی عمر سے ماچسیں جمع کرنا شروع کیں لیکن اس کیلئے میں نے کبھی شرم محسوس نہیں کی میں سڑکوں سے ماچسیں اٹھاتا رہا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ میرے پاس 100 برس پرانی ماچس ہے یہ سویڈن کی بنی ہوئی ہے جو میں نے انگلینڈ کی اسٹیک شاپ سے خریدی، سب سے بڑی ماچس ایک فٹ کی ہے اس کی تیلیوں کی لمبائی بھی ایک فٹ ہے جبکہ سب سے چھوٹی ماچس تین سنٹی میٹر کی ہے یہ بھارت کی بنی ہوئی ہے میرے پاس سینکڑوں ماچسوں کے لیبل بھی ہیں زمانہ قدیم میں لکڑی کی ماچس ہوا کرتی تھی ان کے اوپر چمڑے کا لیبل لگا ہوتا تھا میرے پاس 100 سال پرانا لیبل بھی موجود ہے تیز ترین آندھی اور طوفان میں جلنے والی ماچس آج بھی میرے پاس موجود ہے یہ سووینئر کے طور پر مجھے ملی تھی پاکستان میں بنی ہوئی ایسی کوئی ماچس نہیں ہے جو میرے پاس نہ ہو اس کے علاوہ دنیا کے ہر ملک کی ماچس میرے پاس ہے۔

(جنگ سنڈے میگزین 13۔ اگست 2000ء)

پروٹین کیا ہے؟

ایک اہم جز جس پر ہماری غذا مشتمل ہوتی ہے، پروٹین (Protein) ہے۔ پروٹین سبز پتوں والے پودوں اور سبزیوں میں قدرتی طور پر پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان اور جانور سبزیاں اور سبز پودے کھاتے ہیں تو اس سے جسمانی عضلات بنتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں جسم کو طاقت ملتی ہے۔ ہم جانوروں کا جو مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں وہ ان کے عضلات ہی ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب ہم گوشت کھاتے ہیں تو ہمیں پروٹین حاصل ہوتی ہے اور ہمارا جسم طاقتور ہوتا ہے۔

(سرفراز احمد کی کتاب انسانی جسم سے انتخاب)

دنیا بھر کی خواتین کی کامیابیاں اور محرومیاں واقعات کے آئینے میں

(1) نیوزی لینڈ خواتین کا حق دینے والا دنیا کا پہلا ملک ہے جہاں 1893ء میں خواتین کو ووٹ کا حق دیا گیا۔

(2) اس صدی میں 24 خواتین ریاستوں یا حکومتوں کی سربراہ بنیں۔

(3) دنیا بھر کی پارلیمانی نشستوں کا 10ء5 فیصد خواتین پر مشتمل ہے۔

(4) 1995ء کے آغاز میں سویڈن نے دنیا کی پہلی ایسی کابینہ تشکیل دی جس میں عورتوں اور مردوں کی تعداد برابر تھی۔

(5) اقوام متحدہ میں تعینات 185 اعلیٰ سفارت کاروں میں صرف 7 عورتیں ہیں۔

(6) گزشتہ دس سالوں میں دنیا بھر میں خواتین وزراء کی تعداد میں 2 گنا اضافہ ہوا ہے۔ 1987ء میں یہ شرح 3ء42 فیصد تھی جو 1996ء میں بڑھ کر 6ء8 فیصد ہو گئی۔

(7) 1997ء میں برطانیہ کے قومی انتخابات میں پہلی بار 100 سے زائد خواتین پارلیمنٹ کی رکن منتخب ہوئیں جبکہ کابینہ میں خواتین وزراء کی تعداد 6 ہے۔

(8) پاکستان میں منتخب خاتون وزیراعظم کا اعزاز حاصل کرنے کے باوجود 1994ء میں پارلیمنٹ میں عورتوں کا حصہ 1ء6 فیصد تھا جو جنوبی ایشیا میں سب سے کم تھا۔

(9) پاکستان میں 100 مردوں کے مقابلے میں صرف 16 عورتیں معاشی طور پر سرگرم عمل ہیں۔ سارک خطے میں یہ سب سے کم شرح ہے۔

(10) بنگلہ دیش میں 62 فیصد عورتیں معاشی طور پر مصروف کار ہیں۔ یہ شرح ترقی پذیر ممالک کے 50 فیصد اوسط سے بھی زیادہ ہے۔

(روزنامہ دن میگزین 5 مارچ 2000ء)

اطلاعات و اعلانات

ضرورت ہے

○ "کمپیوٹر سیکشن صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محرر درجہ اول کی ایک آسامی خالی ہے۔ جس کے لئے تعلیمی قابلیت BCS یا BSc اور کمپیوٹر کا ڈپلومہ مع تجربہ پروگرامنگ ضروری ہے۔ ایسے احباب جو ان Qualifications کے ساتھ خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں کمپیوٹر سیکشن معرفت نظارت علیاء میں مقامی صدر / امیر کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد بھجوائیں۔ درخواست کے ساتھ اسناد کی نقول بھی بھجوائیں۔

(ناظر اعلیٰ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم وقار منظور بسرا صاحب استاد جامعہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30۔ اکتوبر 2000ء بروز سوموار دوسری بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "رقیبہ وقار" عطا فرمایا ہے بچی مکرم چوہدری منظور حسین بسرا صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری انور وابلہ صاحب کی نواسی ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین باعمر اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا منور علی صاحب مرحوم کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مورخہ 20۔ اکتوبر 2000ء بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے تین بجے وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی عمر 84 سال تھی۔ مرحومہ حضرت میر میراں بخش صاحب آف شیخ پور (گجرات) رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پوتی اور ڈاکٹر میر محمد علی خان صاحب افریقوی کی بیٹی اور مرزا ناصر علی مرحوم ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ فیروزپور کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مکرم یونس خالد صاحب مربی سلسلہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے بعد نماز جمعہ بیت التوحید سے ملحقہ پارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز عشاء کے بعد بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم پیر معین الدین صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دار القضاء

○ (مکرم نذیر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم فتح محمد صاحب)

مکرم نذیر احمد صاحب ولد مکرم فتح محمد صاحب ساکن ہڈال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 10/4 دارالصدر ربوہ رقبہ دو کنال میں سے ان کا حصہ 5 مرلے ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم رشید احمد صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ فہمیدہ اختر صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم افتخار احمد صاحب (بیٹا)
7۔ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرم نذیر احمد صاحب (بیٹا)
9۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیوہ مکرم بشیر احمد صاحب پسر۔ وفات یافتہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ 1۔ سندھ کے گورنمنٹ میڈیکل کالجز / ڈینٹل کالجز میں داخلہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ درخواست فارم 30۔ نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

2۔ پاکستان سٹڈی سینٹر یونیورسٹی آف کراچی نے ایم اے پاکستان سٹڈیز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 6۔ نومبر ہے۔

3۔ یونیورسٹی آف کراچی ڈیپارٹمنٹ آف Visual Studies نے B.A.(Hons.) ڈیزائن، فائن آرٹس اور آرکیٹکچر میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے فارم 4۔ نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

4۔ سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی ٹنڈوجام نے بی ایس سی ایگریکلچر میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ فارم 20۔ نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم نومبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 2 نومبر غروب آفتاب 5-20
جمعہ 3۔ نومبر طلوع فجر 5-01
جمعہ 3۔ نومبر۔ طلوع آفتاب 6-24

افغانستان پر حملہ سے حالات خراب ہوں گے

پاکستان نے انتباہ کیا ہے کہ اگر افغانستان پر حملہ کیا گیا تو حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ اسامہ بن لادن کے تنازعہ پر تشدد کی کسی بھی کارروائی سے مسئلہ حل نہیں بلکہ مزید پیچیدہ اور خراب ہوگا۔ کسی حکومت کو افغانستان کے حوالے سے کوئی شکایت ہے تو اسے افغان حکومت سے بات کرنی چاہئے۔ بھارت کنٹرول لائن پر کشیدگی بڑھا رہا ہے اس سے صورت حال مزید بگڑ سکتی ہے۔ اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ پاکستان صورت حال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ دندان شکن جواب دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ امریکی وزیر خارجہ نے پاکستانی وزیر خارجہ کو کوئی خط نہیں لکھا۔ یاد رہے کہ یہ خبر آئی تھی کہ جہادی تنظیموں کی مدد بند کرنے کے لئے امریکی وزیر خارجہ نے خط لکھا ہے۔

ڈیفالٹ سے بچنے کے لئے اقدامات — دفتر خارجہ

کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان قرضوں کا نادہندہ قرار پانے سے بچنے کے لئے اقدامات کر رہا ہے۔ امید کہ ہے کہ ملک ڈیفالٹ نہیں ہوگا۔ اس بارے میں جو اقدامات کئے جا رہے ہیں وہ وزیر خزانہ بتا سکتے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ غیر وابستہ ملکوں کی تنظیم سے رکنیت ختم ہونے کی خبر غلط ہے۔

اگر پاکستان نے ڈیفالٹ کیا — سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی

نے کہا ہے کہ اگر پاکستان نے ڈیفالٹ کیا تو مشکلات مزید بڑھ جائیں گی۔ ملک سیاسی طور پر تنہا ہے ڈیفالٹ کرنے سے معاشی طور پر بھی تنہا ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف ہم عالمی اداروں سے تعاون طلب کر رہے ہیں دوسری طرف عسکریت پسندی ظاہر ہو رہی ہے یہ ٹھیک نہیں سیاسی تنہائی کی وجہ امن و امان کا مسئلہ، دہشت گردی اور طالبان کا مسئلہ بھی ہے۔ سندھ میں امن و امان کی صورت حال ٹھیک مگر پنجاب میں خراب ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے وزیر اعظم کا عہدہ حاصل کرنے کے لئے کوئی شرائط پیش نہیں کیں۔ صرف چیف ایگزیکٹو سے ملاقات ہوئی تھی۔

اسلامی سربراہ کانفرنس میں نمائندگی — چیف

ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف 12 سے 14 نومبر تک قطر (دوحہ) میں ہونے والی اسلامی سربراہ کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ جبکہ اس سے قبل وزیر خارجہ عبدالستار اسلامی کانفرنس کے وزراء خارجہ کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔

صدر اور گورنر معاف کر سکتے ہیں — قانونی ماہرین

نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ صدر اور گورنر نواز شریف کو دی جانے والی کوئی بھی سزا معاف کر سکتے ہیں۔ چاہے یہ سزا طیارہ کیس میں ہو یا ہیلی کاپٹر کیس میں ہو۔ نواز شریف کو عام معافی دے کر جیل سے رہا کیا جا سکتا ہے۔

ضلعی حکومتیں بے اختیار ہوں گی — نئے نظام کے تحت

ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے تحت وجود میں آنے والی حکومتیں قطعاً بے اختیار ہوں گی۔ نئے الیکشن آرڈی ننس نے اس ضمن میں تواتر کے ساتھ کئے جانے والے سرکاری دعووں کا پول کھول دیا ہے۔ آرڈی ننس کے مطابق بلدیاتی ادارے باڈی کارپوریٹ کے زمرے میں آئیں گے۔ ان کی خود مختاری کارپوریشنوں اور ٹاؤن کمیٹیوں وغیرہ کے برابر ہوگی۔

کوٹلی کے نزدیک بم دھماکہ — کوٹلی کے نواحی گاؤں میں بم کے

دھماکہ سے پانچ افراد ہلاک اور تین شدید زخمی ہوئے بچے جنگل سے دستی بم اٹھا لائے جو گھر میں پھٹ گیا لاشوں کے ٹکڑے ہو گئے۔ مکان جل کر راکھ ہو گیا۔

مسلم لیگ کی شمولیت پر اعتراض نہیں

پیپلز پارٹی کی سربراہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جی ڈی اے میں مسلم لیگ کی شمولیت پر کوئی اعتراض نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی وقت بھی پاکستان آ سکتی ہوں۔ نواز شریف نے اپنی تمام قوت عدلیہ صدر فوج اور مجھے نیچا دکھنے میں ضائع کر دی ورنہ وہ بہت کچھ کر سکتے تھے۔

HITACHI

DAEWOO
ماڈرن آٹو کارپوریشن
ڈیلرز ان۔ ہیوی ارتھ موونگ مشینری اینڈ جینیئن ہائیڈرالک اور آٹو موبائل سپیئر پارٹس
فون نمبر 6310062۔ ایف 7 ایوان مشرق مارکیٹ گلبرگ روڈ لاہور

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

رام مندر بنائیں گے

بھارت کی انتہا پسند تنظیم وشوا ہندو پریشد نے ایودھیا میں بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ 3 لاکھ انتہا پسند ہندو بھرتی کر کے راتوں رات اسی طرح مندر تعمیر کر دیں گے جتنی تیزی سے بابری مسجد شہید کی تھی۔ مسلم پرسنل بورڈ نے مطالبہ کیا ہے کہ انتہا پسند ہندوؤں کی دھمکیاں سپریم کورٹ کے لئے چیلنج ہیں۔ بھارتی حکومت رام مندر کی تعمیر روکنے کے لئے اقدامات کرے۔

منہ توڑ جواب دیں گے

طالبان حکومت کے ترجمان ملا عبدالحی نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے حملہ کیا تو منہ توڑ جواب دیں گے۔ طالبان فورس چوکس اور کسی بھی جارحیت سے نمٹنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہے۔

انڈونیشیا میں طوفانی بارش

انڈونیشیا کے جنوبی علاقوں اور وسطی جاوا میں سیلاب اور تیز بارشوں کے نتیجہ میں 40۔افراد ہلاک اور 600 گھروں کو نقصان پہنچا ہے جاوا میں لینڈ سلائیڈنگ کے باعث 7۔افراد سیلابی ریلے میں بہہ گئے۔

اسرائیلی وحشیانہ کارروائی

اسرائیل نے غزہ اور مغربی کنارے کے علاقوں میں اپنی وحشیانہ کارروائیوں میں اضافہ کرتے ہوئے فلسطینیوں کے خلاف گن شپ ہیلی کاپٹروں اور ٹینکوں سے اپریشن شروع کر دیا ہے۔ رملہ اور نابلوس میں اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے درجنوں عمارتوں پر راکٹ برسائے۔ الفتح کے دفتر پر بھی فائرنگ کی۔ غزہ میں فائرنگ سے 9 فلسطینی زخمی ہو گئے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ فلسطینی مظاہرے بند کریں۔ یاسر عرفات کا کہنا ہے کہ اسرائیل کی وحشیانہ کارروائیوں سے فلسطینیوں کے حوصلے پست نہیں ہوسکتے۔

جمہوریت بحال کی جائے

یورپی یونین نے کہا ہے کہ پاکستان کو تنہا نہیں کرنا چاہتے۔ جمہوریت بحال کی جائے۔ یورپی یونین نے پاکستان پر کوئی اقتصادی پابندی نہیں لگائی مسئلہ کشمیر کا فوجی حل ممکن نہیں۔ پاکستان اور بھارت سی ٹی بی ٹی پر دستخط کریں۔ پاکستان میں سرمایہ کاری کے لئے فضا بہتر ہوئی ہے۔ یونین کا اعلیٰ سطحی وفد 21 نومبر کو اسلام آباد پہنچے گا۔

جھڑپیں ختم کرائی جائیں

سعودی عرب کی کابینہ نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیل پر دباؤ ڈالے تاکہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ جاری تصادم اور جھڑپیں ختم کر دے۔ اجلاس کی صدارت شاہ فہد نے کی۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی عوام کے خلاف بدترین جارحیت ہو رہی ہے۔

6 کشمیری نوجوان شہید

مقبوضہ کشمیر میں 6 زیر حراست کشمیری نوجوانوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ بھارتی فوج نے نوجوانوں کو اغوا کرنے کے بعد فرضی جھڑپ میں شہید کیا ہندواڑہ میں کشمیریوں نے زبردست احتجاج کیا بھارتی فوج نے گھر گھر تلاشی لے کر درجنوں کو گرفتار کر لیا۔ مجاہدین نے فوجی کیمپ اڑا دیا۔ اور بموں سے حملے کئے۔

ایرانی صدر کا دورہ جاپان

ایران کے صدر محمد خاتمی نے جاپان کا دورہ شروع کر دیا ہے گزشتہ 42 برس کے دوران ایران کے کسی رہنما کی جانب سے جاپان کا یہ پہلا دورہ ہے۔

بقیہ صفحہ 4

پُرخاصی تنقید کرتے ہیں۔ ان کے تبصرے میں طنز کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے اور اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ذاتیات پر اتر آئے ہیں۔

ہینری

ہینری بھی کئی سال سے کمنٹری کر رہے ہیں۔ تبصرہ میں نیا انداز سب سے پہلے ہینری نے ہی شروع کیا تھا۔ شارجہ میں کمنٹری کے دوران۔ ان کا پسندیدہ موضوع لوگوں کے ملبوسات سن گلاسز اور عورتوں کے ساتھ ان کے آئے ہوئے بچوں کی دلچسپ حرکات ہوتی ہیں۔ اگر کیمرہ بھی ان کی آواز کے ساتھ ساتھ حرکت کرے تو شائقین بہت لطف محسوس کرتے ہیں۔

عامر سہیل

پاکستان کی قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور مایہ ناز اوپننگ بلے باز عامر سہیل حال ہی میں تبصرہ نگاروں کی فہرست میں شامل ہوئے ہیں۔ عامر اس فیلڈ میں نووارد ہونے کی وجہ سے دباؤ کا شکار نظر آتے ہیں۔ تبصرہ کرتے وقت ان کے چہرے پر تازگی کی جگہ کھچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ عامر سہیل کے تبصرے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ مشکل انگریزی بولنے کی کوشش میں مزید خود مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان سب کے باوجود یہ بات خوش آئند ہے کہ پاکستانی کھلاڑی بھی اس شعبہ میں اپنا نام بنا رہے ہیں۔ عامر سہیل بھی کچھ تجربہ حاصل کرنے کے بعد تبصرہ نگاروں میں اہم مقام حاصل کرلیں گے۔

کومنٹری کا انداز تبدیل ہونے اور ٹیسٹ کرکٹرز کے اس فیلڈ میں آنے کے بعد کرکٹ کے شائقین کی دلچسپی میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ تبصرہ نگار انسانی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے دلچسپ انداز اپناتے ہیں اور شائقین کو بھی اپنے پسندیدہ کمنٹیٹر کی باری کا انتظار رہتا ہے۔

گم شدگی اشیاء

○ مورخہ 2000ء-10-22 بروز اتوار ریلوے پھاٹک سے لے کر جدید پریس دارالنصر تک جاتے ہوئے کپڑوں کا ایک سفید رنگ کا شاپر گر گیا ہے جس میں تین سفید رنگ کے سوٹ شلوار قمیض تھے۔ جس دوست کو ملے وہ بھٹی گلاس ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ پر پہنچا دیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پرانے پیچیدہ ضدی "لاعلاج" امراض کا ہومیو علاج
6 نئے "خالص سائنسی" طریقے
پوسٹل/ اٹینڈنشل شارٹ ٹریننگ کورسز۔ ہومیو ڈاکٹر
پروفیسر سجاد 31/55 علوم شرقی ربوہ ☎212694

نور سائیکل ورکس
تمام ورائٹی بے بی سائیکل اور نئے سائیکل دستیاب ہیں۔ نیز جھولا پنگھوڑا واکر، بچہ سائیکل اور پرام
چوک یادگار ربوہ فون 213999
پروپرائٹر: عبدالنور ناصر

معیاری انگریزی ادویات اور خالص شہد کا مرکز
خان میڈیسنز
اقصیٰ چوک ربوہ
نیز ٹویوٹا ہائی ایس ویگن کرایہ پر دستیاب ہے
رابطہ فون 211946-212396-212937

LORDS RICE
انتہائی اعلیٰ درجہ کے سپر کرنل چاول 5 کلو۔ 10 کلو کاٹن بیگ میں تمام بڑے اسٹوروں پر دستیاب ہیں
ڈیلر: چوہدری ٹریڈرز
راجیکی روڈ ربوہ فون نمبر 04524-214402
ذیشان شاپنگ سنٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر 04524-211160
لاہور 042-5895265-7352859

پرانی ضدی امراض کیلئے کیوریٹو ادویات
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل 39 سال سے جدید ہومیوپیتھک ادویات کے ذریعہ خدمت خلق کر رہی ہے۔ 39 سالہ ریسرچ کے نتیجہ میں 700 ہومیوپیتھک مرکب ادویات پیش کرنے میں یہ ادارہ دنیا بھر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل میں چند کورسز درج ہیں۔

● چھوٹا قد کورس	150/-	● کثرت پیشاب کورس	70/-
● بے بی گروتھ کورس	50/-	● مٹی چھوڑ کورس	35/-
● گنٹھیا کورس	130/-	● درد دل (انجائنا) کورس	210/-
● کمزوری حافظہ کورس	70/-	● پتھری گردہ کورس	320/-
● پتھری پتہ کورس	300/-	● کمزوری نظر مطالعہ کورس	120/-
● شوگر کورس	185/-	● پھلبہری کورس	200/-
● موٹاپا کورس	140/-	● مقوی دل کورس	100/-
● کمزوری جسم کورس	190/-	● دھڑکن دل کورس	200/-
● ٹی بی کورس	100/-	● پولیو کورس	270/-
● قبض کورس	75/-	● ٹانسلز کورس	100/-
● دمہ کورس	100/-	● اٹھرا کورس	175/-
● بال جھڑ کورس	65/-	● درد گردہ کورس	300/-
● بواسیر کورس	70/-	● پائیوریا کورس	105/-
● جلن پیشاب کورس	70/-	● پراسٹیٹ کورس	215/-

ادویات و لٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹس سے یا براہ راست ہیڈ آفس لکھ کر طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
فون:- ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز 419 فیکس 212299 (92-4524)

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61